طلبِ حجت کا جواب

جمعیت علمائے ہند کی جانب سے

[ان صفحات میں متعدد مرتبہ علمائے کرام کے اُس گروہ سے، جو کانگریس کی حمایت کر رہا ہے، درخواست کی گئی تھی کہ آپ کے پاس اپنے مسلک کی تائید میں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ یا عقل سے اگر کوئی حجت ہے تو اسے پیش فرمائیے تاکہ ہمیں کم از کم یہ معلوم تو ہو کہ آپ کس بنیاد پر مسلمانوں کو اس طرف دعوت دے رہے ہیں، اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ حق آپ کے ساتھ ہے تو ہم بھی آپ کا اتباع کریں۔ اسکے ساتھ ہی انکے مسلک کے خلاف جو دلائل ہمارے پاس تھے ان کو بھی ہم نے کافی شرح و بسط کے ساتھ پیش کیا تاکہ یا تو وہ اپنی غلطی کا اعتراف فرمائیں یا ہمارے دلائل کی غلطی ثابت فرما دیں۔

اس طلب حجت اور استدلال کا جو عالمانہ جواب جمعیۃ علمائے ہند کی جانب سے اسکے واحد ترجمان "الجمعیت" نے اپنی ۲۸ جولائی ۳۸ء کی اشاعت میں عنایت فرمایا ہے اسے لفظ بلفظ یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ ہم یہ پسند نہیں کرتے کہ ناظرین ترجمان القرآن مقدمہ کے صرف ایک فریق کا بیان سن کر کوئی رائے قائم کریں۔ دوسرے فریق کا بیان بھی اچھا یا بُرا جیسا کچھ اسکے وکیل پیش کریں، اُن کے کانوں تک پہنچا دینا ہمارا فرض ہے، چنانچہ یہ فرض ہم ادا کر رہے ہیں۔]

مودودی ۔ خطبہ فروش ۔ چالاک تاجر ۔

دنیا کی سیہ بختی کے آسمان پر ـــــ دامان افق کی پستیوں کے قریب ـــــ قادیانی تحریک

اندر خاکسار تحریک کی صورت میں ــــ دو دمدار ستارے کچھ عرصہ قبل طلوع ہوئے اور طلوع ہوتے ہی خطرناکامی سے قریب ہوکر مغرب کی طرف ڈھلنے اور غروب ہونے کی تیاری میں ٹمٹمانے لگے۔

ان ہی ستاروں کے پہلو بہ پہلو ایک اور ستارہ طلوع ہوا۔ یہ ستارہ اپنے یوم ظہور ہی سے فضا کی بلندیوں میں ٹوٹے ہوئے ستارے کی طرح شرارے جھاڑ رہا ہے اور تیزی سے پستی کی طرف اس طرح آرہا ہے کہ دوربین دنیا کو شکست سے پہلے اپنی شکست کی خبر دے رہا ہے۔ یہ ستارہ کون ہے؟ ــــ شیطان نہیں ایک انسان ہے ــــ مودودی! مفکر مودودی؟ مفسر مودودی؟ مجتہد اور غیر مقلد مودودی؟ خطیب اور ادیب مودودی، سنجیدہ اور مہذب مودودی! ترجمان کا اڈیٹر۔ فہم قرآن کا مدعی اور اصلاح کا داعی ــــ مودودی! اگر ستم ظریفی سے کام لیا جائے تو کہا جائیگا بہت ہی سنجیدہ مودودی۔ اتنا سنجیدہ جسکی سنجیدگی پر علامہ سلیمان ندوی کی شہادت اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی کی صورت میں موجود ہے جس پر "صدق" کے صادق و مصدق مدیر فاضل کی گواہی ثبت ہے جسکے حق میں "الفرقان" ایسے محبوب عوام اور منظور خواص، اسلامی، اصلاحی مجلہ کا فیصلہ ہے فیصلہ بھی کیسا۔ جسکے ساتھ ایمان کی تمام قوتیں ہیں، ان قوتوں کا اصرار ہے اور ہر اصرار کے ساتھ ایک تازہ دم کمک چلی آرہی ہے۔ سبحان اللہ! صلِّ علیٰ! واجرکم عند اللہ۔

بے نیاز ہوش، جوش

مودودی صاحب حیدرآباد میں دار الترجمہ سرکار عالی میں قبول نہ کیے جاسکے[1] تو ان کی حاجتیں ایک عطار خانہ کی طرف منتقل ہوگئیں۔ جب ناکامی نے یہاں بھی سبز قدم دیکھے تو ترجمان القرآن[2] نکلا

۱؎ جواب دینا مقصود نہیں۔ مگر موٹی موٹی غلط بیانیوں کی اصلاح ناگزیر ہے۔ واقعہ صرف اسقدر ہے کہ اب سے بارہ برس پہلے جب میں "الجمعیت" کا ایڈیٹر تھا، مجھے دار الترجمہ جامعہ عثمانیہ میں مترجم عربی مقرر کرنے کیلئے حضور نظام کا فرمان صادر ہوا تھا۔ مگر اس کے بعد مترجم عربی کی کوئی جگہ خالی نہیں ہوئی۔ رہی یہ بات کہ میں خود ملازمت کا کس قدر خواہشمند تھا تو جاننے والے جانتے ہیں کہ اگر میں اسکا طالب ہوتا تو حیدرآباد جیسی جگہ میں کیا حاصل نہ کرسکتا تھا (مودودی) بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ ہو

آغاز قابل اعتراض نہ تھا۔ مگر حیدر آباد کی سنجیدہ فضا اس کے انجام کی متحمل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لیے وہاں کے امراء نے مودودی صاحب کے گل داؤدی کو پانی دینا بند کر دیا۲؎ - یہ آرزوئیں پنجاب کے پانچ دریاؤں کی طرف متوجہ ہوئیں اور انہیں دریائے بیاس کے کنارے پیاس بجھانے کا موقع مل گیا۔

آنیوالا انقلاب مودودی صاحب کے سینہ میں خطرات کا مجسم شیطان بن گیا۔ انھوں نے چند مضامین ہوش اور جوش کی منظم قوتوں سے امداد دے کر لکھے۔ اختلافِ خیال کے باوجود علماء حق کی جماعت نے ان کو برداشت کیا۔ مضامین سطحی منطق اور بعض پہلو سے فلسفیانہ تھے جنہیں جوشیلی خطابت کے تصنع سے اثر پیدا کیا جا رہا تھا۔ قدرتی بات ہے کہ جس بڑے دماغ میں علم کا ذخیرہ تھوڑا ہوتا ہے اسکے لیے کچھ عرصہ کے بعد مسلسل بحث سب سے بڑا ابتلا بنجاتی ہے آپ کا ذخیرہ ختم ہوا تو دماغ بھی خالی صراحی کی طرح آخری مرتبہ قُل قُل کرنے لگا۔

ہمیں معلوم تھا کہ جناب مودودی صاحب میں جوش ہے مگر وہ زیادہ عرصہ تک ہوش کا ساتھ نہیں دے سکیں گے تاہم انتظار کو ہم نے دلیل راہ بنا لیا اور سکوت کو جماعت کیلیے ذریعۂ نجات سمجھا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲۴) - ۲؎ اس واقعہ کی اصلیت یہ ہے کہ ترجمان القرآن جاری کرنیکے بعد میں نے حیدرآباد میں ایک مخلص دوست کی شرکت سے ایک یونانی دواخانہ قائم کیا جس سے غرض یہ تھی کہ میں ترجمان القرآن کی آمدنی کو اپنی ذات پر خرچ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ الحمدللہ یہ دواخانہ اب تک حیدرآباد میں قائم ہے اور میرا اس کے ساتھ تعلق بھی قائم ہے۔ (مودودی)

۳؎ حیدرآباد میں سینکڑوں آدمی میرے حالات سے واقف ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ یہ رسالہ کبھی کسی کی عنایات کا شرمندۂ احسان نہیں ہوا۔ رہی یہ بات کہ اس رسالہ کا حیدرآباد میں مقبول نہ ہونا میرے حیدرآباد سے منتقل ہونے کا سبب ہے، تو حیدرآباد میں جو کوئی اس کو پڑھے گا وہ حیران رہ جائیگا کہ دفتر جمعیت علماء ہند میں صداقت کا معیار کس قدر بلند ہے! (مودودی)

مودودی صاحب پنجاب پہنچے - پٹھان کوٹ کے قریب دار السلام[1] کی بنیاد ڈالی گئی - روپوں کی بارش سے جو نہر پیدا ہوئی اسمیں ترجمان القرآن کی کاغذی ناؤ چلنے لگی[2] اسلامی اور اصلاحی کاموں میں روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے ہمیں بہت خوشی ہوئی، خوشی ہونی چاہیئے تھی - اختلاف کتنا ہی قوی سہی - اسلام کا کام، پھر دار السلام کا قیام، مقصد تعمیری - مطمح نظر اصلاحی نصب العین امت کا اجتماع اور مسلمانوں کی تنظیم، ہم خود مسلمان، اسلام ہمارا مقصد، مسلمانوں کی ترقی و تنظیم ہماری تمام زندگی کا حاصل - اختلاف کیوں ہوتا - اور ہم کرتے تو کیوں مخالفت کرتے - مگر چند ہی دن گذر رہے تھے - کہ پنجاب کی فضاء راست آئی اور ترجمان کی بحث و نظر کا لباس "تن عریانی" بن کر رہ گیا - بارگاہ مودودی سے تمام فاسق و فاجر لوگوں کو معافی مل گئی - تمام گناہگاروں کی خطا پوشی کا اعلان ہو گیا - تمام زانیوں، شرابیوں، بدکاروں اور سیاستِ فرنگ کے تمام ناز برداروں کو دار السلام سے حکم مل گیا - ادخلوا فی السلم کافۃ - (دار السلام میں سب کیلیے سلامتی ہے) مگر کمال یہ ہے کہ مولانا حسین احمد صاحب، مفتی کفایت اللہ، مولانا احمد سعید کے گناہ ناقابل معافی ہیں - ان کی عاقبتیں خراب، ان کی نیتیں فاسد، ان کی تمام زندگی برباد اور ان کی آنے والی نسل ہندو دھرم کی ادا کار ہے -

انا للہ و انا الیہ راجعون

دار الحرب ————

دار السلام میں علمائے کے خلاف دار الحرب قائم کیا گیا - مشرقی کے بیلچوں، قادیانی نیدوقوں اور

---

[1] وہ دار السلام نہیں، "ادارۂ دار الاسلام" - (مودودی)

[2] اگر جمعیت علمائے ہند کی طرف سے ایک وفد ہمارے حسابات کا معائنہ کرنے کیلیے تشریف لائے تو ہم اسکا خیر مقدم کرینگے - یہاں انکو معلوم ہو جائیگا کہ ان ونطن لا یغنی من الحق شیئاً اور لا تقف ما لیس لک بہ علم کی تحریمت قرآن مجید میں، معاذ اللہ غلط نہیں دی گئی ہے - (مودودی)

اور مسلم لیگ کی تلواروں کیساتھ مودودی صاحب کی توپ کا منہ بھی علمارِ حق پر کھُل گیا - پنجاب میں ایک صاحب خدا کے رسولِ معظمؐ کے نام پر خطبہ فروشی کر کے بنیکوں میں دولت جمع کر رہے تھے یہ دوسرے صاحب اٹھے اور انھوں نے قرآن کے نام پر خطبہ فروشی شروع کر دیؔ[1] ہمارے قلم سے ایک حملہ نکلا - مودودی چالاک تاجر ہے جو خطبہ فروشی کر کے اکابر مذہب پر برس رہا ہے اس حملہ کو جسکی حیثیت صرف پاداش سنگ کی تھی - اخبار میں دیکھکر ہمارے ایک نہایت ہی قابلِ احترام بزرگ دریا آباد میں بیچین ہوگئے اور دوسرے بریلی میں تڑپ اٹھے[2] اب ہم سے جواب طلب کیا گیا ہے کیا کوئی مودودی خطبہ فروش ہے کیا وہ مسلم لیگ کا کارکن ہے کیا وہ اکابر مذہب پر برس رہا ہے ؟ دنیا میں بہت سے ایسے عالی دماغ لوگ موجود ہیں جو اس دماغی عصبیت کا شکار ہو جاتے ہیں جو ان کا اور ان کے فلسفی نقاد کا مشترک سرمایہ ہوتی ہے - بہرحال ہم انسان کی حیثیت سے مسئول ہیں اور مجبور ہیں کہ ان لوگوں کے سامنے جو اعتقادی سنجیدگی کے ساتھ پٹی باندھ کر ترجمان القرآن کا مطالعہ کرتے ہیں - اسکی سنجیدہ تحریروں کے کچھ نمونے پیش کریں اور فیصلہ خود عوام پر چھوڑ دیں -

سوال یہ کیا گیا ہے کہ مودودی مسلم لیگ کا ذمہ دار کارکن ہے یا نہیں ہم عرض کرینگے کہ وہ سیاست فرنگ کا ایک بہت بڑا حلیف ہے جو مسلم لیگ کے محاذ کو تقویت بہم پہنچا رہا ہے -

سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ اس موقع پر جب کہ مسلم لیگ کے سرمایہ دار زعمار اور مسلمانوں کے پاس نہ کوئی پروگرام ہے اور نہ کوئی بڑا سرمایہ ہے تو دارالسلام کے استعماری مقاصد کیلیے جو روپیہ

---

[1] ناظرین ترجمان القرآن میں سے اگر کسی کے ہاتھ کوئی خطبہ فروخت کیا گیا ہو تو وہ جناب صدر جمعیت علمار ہند کو اطلاع دے کر مجھے شکریہ کا موقع دیں - (مودودی)

[2] جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی اور مولانا محمد منظور صاحب نعمانی ایڈیٹر الفرقان مراد ہیں - (مودودی)

بسہولت ملا ہے وہ کہاں سے آیا[۱] - دوسرا سوال یہ ہے کہ فلسطین کا مسئلہ جو اعتقادی حیثیت سے اسلام کے عالمگیر مسائل میں اس وقت سب سے بڑا مسئلہ ہے، ترجمان القرآن میں کیوں نظر انداز کیا گیا[۲] - کیا یہ اجنبی مقاصد سے کھلا ہوا ساز باز نہیں ہے کہ قرآن کے پندرھویں پارہ کی پہلی آیت کو حکمت عملی سے منسوخ کردیا جائے اور سانس تک نہ لیا جائے[۳]۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ قرآن میں یہ کونسی آیت نازل ہوئی کہ مسلم لیگ جس میں اسلامی شریعت

---

۱ روپیہ ملنے اور بسہولت ملنے کی کوئی اطلاع ابھی تک ہمیں نہیں پہنچی - اگر دفتر جمعیت علماء ہند میں کوئی مصدق اطلاع اس قسم کی آئی ہو تو اس خوش خبری سے ہمیں بھی شاد کام فرمایا جائے (مودودی)

۲ ریزولیوشن پاس کرنے اور لفظی دھمکیاں دینے کے سوا اگر کسی نے فلسطین کیلیے کچھ کیا ہو تو اس سے مطلع فرمایا جائے - میں توزور کے بغیر شور مچانے کو لاحاصل سمجھتا ہوں اس لیے خاموش ہوں - میرے نزدیک فلسطین کے لیے اور کسی اسلامی مسئلہ کیلیے بھی ہندوستان کے مسلمان اسوقت تک کچھ نہیں کرسکتے جب تک وہ یہاں مسلمان ہونے کی حیثیت سے طاقت پیدا نہ کریں اس لیے میں تمام تر زور ہندوستان کے مسلمانوں کی قومی طاقت کو مضبوط کرنے پر دیتا ہوں - میں نہیں سمجھا کہ یہ پندرھویں پارے کی پہلی آیت کا نسخ کیسے ہوا - (مودودی)

۳ جناب نے اسی مضمون میں جن آیات پر خط نسخ پھیرا ہے انکی فہرست درج ذیل ہے -

ویل لکل ھمزۃ لمزۃ - واجتنبوا قول الزور - اجتنبوا کثیراً من الظن ان بعض الظن اثم - ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا ان تصیبوا قوماً بجہالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نٰدمین - کونوا قوامین بالقسط شھداء للّٰہ ولو علی انفسکم او الوالدین والاقربین -

(مودودی)

کے کھلے ہوئے باغیوں، شعائرِ دینی کا مزاح کرنے والوں، آزادی کے مخالفین اور فاسق و فاجر جریدہ نگاروں کی اکثریت ہے وہ ہر تنقید سے بے نیاز ہے۔ کیا یہ بات اس امر کا یقین نہیں پیدا کرتی کہ اسلام اور دارالسلام کے نام پر جو کچھ ہو رہا ہے اس کا مقصد علمار کی جماعت کے خلاف سیاسی خارجیوں کی ایک ایسی جماعت کی تشکیل ہے جو مسلم لیگ کو تقویت پہنچائے[1]۔

دو مزید سوالات

اب دو سوال اور باقی رہ جاتے ہیں۔

(۱) مودودی اکابر مذہب پر برس رہا ہے یا نہیں؟

(۲) مودودی خطبہ فروش ہے یا نہیں؟

پہلے سوال کا جواب ہم اپنے وجدان کی بنا پر دیں گے ہم اپنے بزرگوں کے سامنے سب سے پہلے "اکابر مذہب" کی تشریح کرنا چاہتے ہیں۔ ان کا جو کچھ بھی خیال ہو۔ ہمارے خیال میں جناح، سکندر، فضل الحق، راجہ محمود آباد، راجہ پیر پور اور ان کے سازشی ہندو رفقار، سندر سنگھ، نلنی رنجن سرکار، سرکاؤس جی، مسٹر منوہر لال اکابر مذہب نہیں ہیں۔ ہماری نظر میں مولانا حسین احمد

[1] مسلم لیگ کی حمایت میں اگر کبھی کوئی لفظ میں نے لکھا ہو تو اس کا حوالہ دیا جائے۔ رہی یہ بات کہ میں اس کی مخالفت کیوں نہیں کرتا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ میرے نزدیک اس وقت مسلمانوں کیلئے سب سے زیادہ مہلک آپکی جماعت کا رویہ ہے، اسلیے میں سب سے پہلے آپکی طرف متوجہ ہوا ہوں۔ آپ راہِ راست پر آجائیں تو انشاء اللہ دوسروں کی بھی باری آجائیگی۔ حدیث میں ہدایت کی گئی ہے کہ جب انسان دو بلاؤں میں مبتلا ہو تو چھوٹی بلا کو اختیار کرے۔ میں نے تو اس پر پورا عمل بھی نہیں کیا۔ چھوٹی بلا کو اختیار کرنے کے بجائے صرف خاموشی کے ساتھ گوارا کر رہا ہوں۔ مگر آپ علمار کے نمائندے ہو کر میرے اتنے سے عمل بالحدیث کو بھی برداشت نہیں کر سکتے؟ (مودودی)

مدنی اور مولانا کفایت اللہ صاحب اکابر مذہب ہیں اور یہ ثابت کرنا ہمارا فرض ہے کہ

مودودی ان پر برس رہا ہے[۱]۔

مودودی کا ترجمان لکھتا ہے:-

(۱) "ان کے (مولانا حسین احمد کے) خطوط کبھی کبھی اخبارات میں شائع ہوجاتے ہیں مولانا حالات حاضرہ سے قطعاً بے خبر ہیں انھوں نے اب تک واقعات کی رفتار کو سمجھا ہی نہیں"۔ (کیا ان جملوں میں ایک باخبر عالم کی توہین کا کوئی پہلو نہیں[۲]؟)

---

[۱] ذرا سا تعبیر کا پھیر ہے۔ کسی معاملہ میں عقل و نقل سے دلیل پوچھنے کو اہل علم "طلب حجت" کہتے ہیں۔ اور اگر کسی کے مسلک کو غلط جان کر کوئی شخص نفس معاملہ کی حد تک اسکے خلاف دلائل پیش کرے تو معقول لوگوں کی زبان میں اسے "اختلاف رائے" کہا جاتا ہے۔ آپ ان دونوں چیزوں کو "برسنے" سے تعبیر فرماتے ہیں۔ کوئی حرج نہیں۔ الفاظ بدلنے سے حقیقت نہیں بدلتی۔ (مودودی)

[۲] میرا اصل فقرہ یہ ہے:

"مولانا حسین احمد صاحب جنکے علم و فضل، تقویٰ و طہارت، ایثار و فدویت، اور مرکزی شخصیت کے اعتماد پر علماء کا ایک بڑا گروہ راہ راست سے ہٹ گیا ہے، معتقدین اور مقلدین کے سامنے تو بہت کچھ فرماتے ہیں مگر ناقدین کے سامنے کوئی مستند اور مفصل بیان پیش کرنے کی آج تک انہوں نے تکلیف نہ فرمائی۔ ان کے بعض مکتوبات کبھی کبھی اخبارات میں شائع ہوجاتے ہیں، مگر ان کو پڑھ کر یہ شبہ اور زیادہ قوی ہوجاتا ہے کہ مولانا حالات حاضرہ سے قطعاً بے خبر ہیں اور انہوں نے ابتک یہ سمجھا ہی نہیں کہ واقعات کی رفتار ہندوستان کو کدھر لیے جا رہی ہے، اور مسلمانان ہند کے قومی مسئلہ نے اب کیا نوعیت اختیار کر لی ہے"۔

(ترجمان القرآن بابت ذی الحجہ ۵۶ھ صفحہ ۵۹ تا ۴۰) بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۴۱ پر ملاحظہ ہو۔

(۲) "اب مولویوں نے بھی اشتراکیت کے سُر میں سر ملانا شروع کر دیا ہے جمعیۃ علماء کے ایک سابق نائب ناظم چشم بد دور قرآن سے اشتراکیت ثابت کرتے ہیں"[۱] (یہ ایک دعویٰ ہے مگر بلا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۴۲ - میں اب بھی نہیں سمجھا کہ اس میں توہین کا کونسا پہلو ہے۔ آپ کی رائے اگر کسی شخص کے نزدیک غلط ہو تو وہ دو ہی طریقوں میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کریگا۔ اگر وہ نیک طینت ہے تو کہیگا کہ "آپ اصل معاملہ کو نہیں سمجھے۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ آپ نادانستہ غلطی فرمارہے ہیں"۔ اور اگر وہ بدطینت، بازاری قسم کا آدمی ہے تو کہیگا کہ "تو بد دیانتی سے ایسا کر رہا ہے، تو فلاں سے روپیہ کھا گیا ہے اور فلاں سے تو نے سازباز کر لیا ہے، اور تو آج کیا ہمیشہ سے ایسا ہی بے ایمان تھا"۔ میں نے ان دو طریقوں میں سے پہلا طریقہ اختیار کیا اور پھر بھی مجرم ہوں۔ اصل یہ ہے کہ بعض لوگ اپنے اکابر کو انبیاء کے درجہ میں شمار کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک ان کے اکابر کی کسی بات کو غلط کہنا اور اس پر تنقید کرنا فی نفسہٖ جرم ہے، خواہ یہ جرم کتنے ہی ادب کے ساتھ کیا جائے۔ بدقسمتی سے میں اس پوزیشن کو قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہوں، اسلیے میں یہ جرم کرنے سے باز نہ آؤنگا خواہ اسکے جواب میں کتنی ہی گالیاں دی جائیں۔

(مودودی)

[۱] اگر ارشاد ہو تو ان مولانا صاحب کا نام عرض کروں جو اشتراکیت کی تائید میں آیات قرآنی سے استدلال فرماتے ہیں؟ اور اس معتبر ذریعہ کا حوالہ بھی دیدوں جس سے ان کے اقوال مجھ تک پہنچے ہیں؟ اور یہ بھی عرض کروں کہ خود جناب مدیر الجمعیت کے اعتقادات اس بارے میں کیا ہیں؟ اور ان معتبر گواہوں کے نام بھی لکھ دوں جنہوں نے ان کے اقوال مجھ تک پہنچائے ہیں؟ میں تو اشارات و کنایات سے کام لے کر پردے پردے میں اصلاح کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ لیکن اگر آپ اس پردے کو اٹھوانا ہی چاہیں تو میں مجبوراً یہ بھی کرونگا۔

(مودودی)

دلیل، مولانا آزاد جو جمعیتہ علماء کے صدر رہ چکے ہیں ان کے خیالات کسے معلوم نہیں۔ اخبار الجمعیتہ اشتراکی لامذہبیت کا قدیم مخالف ہے اور اس باب میں تمام علماء حق کا ایک ہی مسلک ہے مگر جھوٹ اور بہتان کیلیے کتنا مدلل اور سنجیدہ پیرایہ اختیار کیا گیا ہے جہاں اشتراکیت حقیقتاً مذہب ہے وہاں زبان اُٹھتے ہوئے پتھر ہو جاتی ہے۔ مسلم لیگ کے مولانا حسرت موہانی کیلیے بھی تو کوئی جملہ ارشاد ہونا چاہیئے[1]۔ مگر مودودی سے کہیے تو کیوں کہیے؟

(۳) "جو مولوی صاحب پشاور سے مدراس تک ماس کنٹکٹ کی تبلیغ کرتے پھرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے .... آپ کی داڑھی یقیناً مونڈی نہیں جائے گی .... مگر رابطۂ عوام اسکی کوئی ضمانت نہیں دیتا کہ آپ کی نسل سے دوسری پشت میں کوئی اودے شنکر کوئی دیوکا رانی برآمد ...... ؟ نہ ہوگی"۔ مدیر صدق اور مدیر فرقان کی جناب میں اس صدق مقال اور سنجیدگی پر ہمارا ہدیۂ تحسین قبول!

یہ الفاظ کس کی شان میں ہیں؟ کس کی لڑکی دیوکا رانی (ایک سینما کی ایکٹرس) بن کر برآمد ہوگی؟ کس کا لڑکا اودے شنکر ہوگا؟ وہ شخص جسکی قبائے تقویٰ کے دامن پر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔ وہ شخص جس نے حسین احمد کے نام سے اشراف حجاز کو مسجد نبوی میں رسول اعظم

---

[1] کیا یہ بھی ضروری ہے کہ تمام اشتراکیوں کی مردم شماری کرکے ایک ایک کی نام بنام مخالفت کی جائے؟ میں مذہب اشتراکی سے جنگ کر رہا ہوں جو بالمعنی ہر اشتراکی سے جنگ ہے خواہ کوئی ہو اور کہیں ہو۔ اشخاص سے عموماً بحث کرنا میرے مسلک کے خلاف ہے۔ البتہ جب کوئی شخص مذہب کا جامہ پہن کر وہ کام کرتا ہے جو لامذہب کرتے ہیں تو مجبوراً مجھے اس کا ذکر کرنا پڑتا ہے۔

(مودودی)

کے قدموں میں بیٹھ کر ۲۸ سال تک درس دیا ہے[1]- اس کے بعد تجاہل عارفانہ کا کمال دیکھیے کہ کرخطاب بھی الجمعیتہ کی ہے مودودی آج بھی سنجیدہ، مصلح امت، مفکر اسلام اور امیر دار السلام

[1] سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کو سخن فہمی کا کمال کہا جائے، یا یہ سمجھا جائے کہ جمعیت علماء ہند کے دفتر میں اب تحریف الکلم عن مواضعہ کی مشق بھی شروع ہو گئی ہے۔ میں نے کراچی کے بنیادی حقوق پر تبصرہ کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ ان حقوق کی دوسری دفعہ میں باشندگان ہند کیلئے جس مذہبی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس کا حاصل صرف اتنا ہے کہ لوگوں کو زبردستی تبدیل مذہب پر مجبور نہ کیا جائیگا۔ رہی یہ بات کہ ایک غیر مسلم حکومت ایسی پالیسی اختیار کرے جس سے ہماری آئندہ نسلیں خود بخود دین و اخلاق سے کوری اٹھیں، تو اس پالیسی کے نفاذ اور اسکے نتائج سے یہ دفعہ ہماری حفاظت نہیں کر سکتی۔ اس سلسلہ میں میں نے لکھا تھا:

"اس آزادی کے پروانے کو لے کر جو مولوی صاحب پشاور سے مدراس تک ماس کانٹیکٹ کی تبلیغ کرتے پھر رہے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ پروانہ آپ کو تو اتنی آزادی ضرور دیتا ہے کہ رات دن قال اللہ و قال الرسول میں مشغول رہیں۔ آپ کی ڈاڑھی یقیناً زبردستی نہیں مونڈی جائیگی۔ نہ آپ کی عبا ضبط کی جائیگی۔ نہ آپ کی تسبیح چھینی جائیگی۔ نہ آپ کی زبان درس حدیث و قرآن سے روکی جائیگی۔ مگر اس امر کی وہ کوئی ضمانت نہیں دیتا کہ آپکی نسل سے دوسری پشت میں کوئی اودے شنکر اور تیسری پشت میں کوئی دیو کا رانی بر آمد نہ ہو گی۔"

بات بالکل صاف تھی۔ مطلب یہ تھا کہ ہمارے بزرگ عاجل کے بجائے آجل پر نظر کریں، اور یہ دیکھیں کہ آج جو پالیسی وہ اختیار کر رہے ہیں اسکے نتائج عام مسلمانوں کے ساتھ خود انکی اپنی آئندہ نسل پر بھی کیا مترتب ہو سکتے ہیں۔ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں کہ انگریزی حکومت کی تعلیمی و تمدنی پالیسی کی بدولت کیسے کیسے باخدا زاہد و عابد لوگوں کی اولاد آج بے دینی اور بد اخلاقی میں مبتلا ہے۔ جن

ہے۔ خدا ہمیں اپنے بزرگوں سے بچائے۔

رہا خطبہ فروشی کا مسئلہ تو اس کیلیے یہ ضروری ہے کہ آنکھ سے ترجمان کے وہ صفحات دیکھے جائیں جہاں مودودی صاحب کے خطبوں کی تجارتی فہرست شائع ہوئی ہے اگر ہمارے بزرگ ہمارے ہی اجر و ثواب میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھی اس خدمت سے انکار نہیں کرینگے۔

اگر ان تفصیلات کے بعد بھی مودودی کا دماغ صحیح ہے اور اس کے ایمان میں کوئی تعمیری نقش نظر آتا ہے اور کچھ لوگوں کا مذہب یہی ہے کہ مودودی بہر حال لایسئل عما یفعل میں داخل ہے تو ہم اپنے احباب سے عرض کرینگے لا اکراہ فی الدین مذہب میں کوئی زبردستی نہیں قد تبین الرشد من الغی راستی گمراہی کے مقابلہ میں ظاہر ہو چکی ہے لکم دینکم ولی دین تمہارا دین تمہیں مبارک اور ہمارا مذہب ہمیں مبارک، ہمیں حسین احمد پیارے تمہیں مودودی پیارا، ہمارا ناز یہ کہ ہم نصف صدی سے اسلام کی سچی تنظیم کے لوائے بلند کے نگہبان ہیں تمہارا فخر یہ کہ تم اس کی عقیدت کے اسیر ہو جو قرآن کی آیتوں کے ساتھ علماء پر گالیوں کی بارش برساتا ہے اور اودے شنکر اور دیوکا رانی کو اُمت کی ان ماؤں سے وابستہ کرتا ہے جن کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۴۳ — بزرگوں کی نماز تہجد بھی کبھی قضا نہ ہوتی تھی، اکے بیٹے اور پوتے آج خدا اور رسول کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جن خواتین کی دینداری کا یہ حال تھا کہ فرشتے ان کے دامن پر نماز پڑھیں انکی بیٹیاں اور پوتیاں آج پیانو کی گت پر ناچتی نظر آتی ہیں۔ اسی انجام سے میں نے ان بزرگوں کو ڈرانا چاہا تھا جو آج ایک دوسرے غیر مسلم اقتدار کی بنیادیں مضبوط کر رہے ہیں۔ یہ ایک خیر خواہ کی دردمندانہ تنبیہ تھی جسکو یہ معنی پہنائے گئے ہیں کہ یہ فلاں بزرگ کی اولاد پر حملہ ہے نعوذ باللہ من ذالک۔ مجھے کیا خبر تھی کہ ہمارے اکابر علماء نے ایسے خوش فہم لوگوں کو اپنے گرد جمع کر رکھا ہے۔ (مودودی)

معصومیت پر کوئی نجیب اور شریف انسان حرف نہیں لاسکتا۔[۱]

۱؎ اس شیریں مقالی کے بعد اگر یہ بھی ارشاد ہو جاتا کہ کانگریس کی تائید میں علمائے کرام کے پاس کونسے عقلی ونقلی دلائل ہیں، اور اگر ہمارے اُن اعتراضات کا جواب بھی کچھ عنایت ہوتا جو ہم نے دلائل و شواہد کے ساتھ پیش کیے تھے، تو واللہ کہ ہم اس سے بھی کچھ زیادہ ناز فرمائیوں کو بخوشی گوارا کر لیتے۔ لیکن افسوس کہ یہ کلام فصاحت التیام جن باتوں سے شروع ہوا تھا انہی پر ختم ہو گیا اور دلائل تک نوبت ہی نہ پہنچی۔ اس سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید دلائل کے افلاس کی تلافی ان گرم گفتاریوں سے کی گئی ہے، اور ردِ اعتراضات کے جواب سے عاجز ہو کر جھنجلاہٹ اور گھبراہٹ میں اپنی پوزیشن بچانے کی یہ آخری تدبیر اختیار فرمائی گئی ہے۔ اگر معاملہ یہی ہے تو میں عرض کروں گا کہ ایسا بودا مسلک آپ نے اختیار ہی کیوں فرمایا جس کی تائید میں معقولیت کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا؟ جب کوئی مسلک اعتراضات کے مقابلہ میں ٹھیرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو مومن کا کام یہ ہے کہ اس سے رجوع کرے، نہ یہ کہ حریف کو نیچا دکھانے کیلیے پروپیگنڈا کے اُن ذلیل مغربی طریقوں پر اتر آئے جنہیں خدا اور یوم آخر کا خوف دل سے نکالے بغیر اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ یہ طرزِ عمل تو ایک معمولی انسان کیلیے بھی شرمناک ہے، کجا کہ مسلمان اور پھر مسلمانوں میں بھی وہ جو علماءِ دین کی مرکزی جماعت کا نمائندہ ہو۔

(مودودی)